151034 ـ شدید تھکن، نیند کی کمی اور ڈرائیونگ کے دوران خطرے کے باعث نمازیں جمع کرنا

سوال

میرے شوہر ڈرائیور ہیں۔ وہ روزانہ کام پر جانے سے پہلے فجر کی نماز کے لیے بہت صبح اٹھتے ہیں۔ عشاء کا وقت کافی دیر سے ہوتا ہے، جبکہ ان کا کام بہت زیادہ محنت طلب ہے، اس لیے وہ شدید تھکن محسوس کرتے ہیں۔ وہ مغرب کے بعد تھوڑی دیر سونا چاہتے ہیں، لیکن اکثر ہم سب سو جاتے ہیں اور وہ عموماً صرف الارم بجنے پر ہی جاگ پاتے ہیں۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ نیند کی کمی کی وجہ سے انہیں گاڑی چلاتے ہوئے بھی نیند آ جاتی ہے، کیونکہ وہ چھ گھنٹے سے کم سوتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا ان کے لیے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کرنا جائز ہے؟ کیونکہ مجھے ان کی جان اور سڑک پر سفر کرنے والے دیگر مسافروں کی جان کا خطرہ ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اصل قاعدہ یہ ہے کہ ہر نماز اپنے مقررہ شرعی وقت ہی میں ادا کی جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا
ترجمہ:"بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض کی گئی ہے" سورۃ النساء، آیت 103۔
یعنی نماز کے اوقات متعین ہیں، اور بلا عذر نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔

البتہ جن عذروں کی بنا پر نمازوں کو جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے، ان میں مشقت کا پایا جانا بھی شامل ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ان علاقوں کے بارے میں پوچھا گیا جہاں شفق کی سرخی دیر سے غائب ہوتی ہے ، اور اسی سرخی کے غائب ہونے سے عشاء کا وقت داخل ہوتا ہے، اور لوگوں کے لیے اتنی دیر تک انتظار کرنا دشوار ہو جاتا ہے؟ تو وہ لوگ کیا کریں؟
تو آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا:
"اگر شفق کی سرخی کافی دیر بعد جا کر فجر سے پہلے غائب ہوتی ہو، اور اس کے غائب ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہتا ہو جس میں عشاء کی نماز ادا کی جا سکے، تو لوگوں پر لازم ہے کہ شفق کے غائب ہونے تک انتظار کریں، الا یہ کہ ان پر اتنا انتظار کرنا دشوار ہو جائے۔ ایسی صورت میں ان کے لیے عشاء کو مغرب کے ساتھ جمعِ تقدیم کے طور پر ادا کرنا جائز ہے، تاکہ تنگی اور مشقت دور ہو جائے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

ترجمہ:"اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا"

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ

ترجمہ:"اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی"۔

ایسے ہی صحیح مسلم میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ : (نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے ظہر و عصر کو، اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔) لوگوں نے پوچھا: اس عمل سے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا کیا مقصد تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: (آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ اس لیے کیا تاکہ اپنی امت کو تنگی میں نہ ڈالیں)، یعنی نمازیں الگ الگ پڑھنے میں جو مشقت لاحق ہوتی ہے، وہ دور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو خیر اور نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ " ختم شد

ماخوذ از: "مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین" (12/206)

اس بنا پر حکم یہ ہے کہ اگر آپ کا شوہر الارم کے ذریعے نماز کے لیے بیدار ہو سکتا ہے، اور اپنا کام بھی محفوظ طریقے سے انجام دے سکتا ہے، اور اس میں اسے غیر معمولی مشقت پیش نہیں آتی، تو اس کے لیے نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔

اور اگر وہ بیدار ہونے پر قادر نہیں، یا بیدار ہونے کی صورت میں اس کی نیند اتنی کم ہو جاتی ہے کہ اس سے کام چھوٹنے کی نوبت آ سکتی ہے، یا گاڑی چلاتے ہوئے نیند آنے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے، تو بظاہر ان کے لیے نمازیں جمع کرنے کی اجازت ہے، کیونکہ یہ واضح مشقت کی صورت ہے، اور فقہاء نے بھی ایسے شخص کے لیے جمع کی اجازت دی ہے جسے اپنے کام یا ضروری معاش میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

چنانچہ "کشاف القناع" (1/496) میں ہے:

"جمعہ اور نماز با جماعت چھوڑنے کی اجازت اس شخص کو بھی ہے جسے اپنے مال میں نقصان کا خدشہ ہو، یا اپنی ایسی روزی کے بارے میں ڈرتا ہو جس کی اسے ضرورت ہے، یا جس نے اپنی فصل یا باغ کو پانی لگا رکھا ہو اور اسے اندیشہ ہو کہ اگر وہ چھوڑ کر گیا تو فصل خراب ہو جائے گی، یا کسی چیز کی نگرانی پر مامور ہو اور ڈرے کہ اگر وہ وہاں سے ہٹ گیا تو وہ ضائع ہو جائے گی، جیسے باغ کا نگران یا اس جیسا کوئی اور کام وغیرہ؛ کیونکہ اس صورت میں لاحق ہونے والی مشقت، بارش سے کپڑے بھیگنے کی مشقت سے زیادہ ہوتی ہے، جبکہ نمازوں کو جمع کرنے کے لیے بارش کے عذر ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔" ختم شد

والله اعلم